سوال

(23) اسباب اختیار کریں مگر حقیقی بھروسا مسبب الاسباب پر ہو

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اسباب اختیار کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اسباب اختیار کرنے کی کئی اقسام ہیں:

پہلی قسم:

وہ ہے جواپنے اصل کے اعتبار سے توحید کے منافی ہے، مثلاًیہ کہ انسان کسی ایسی چیز سے وابستہ ہوجائے، جس میں کسی تاثیر کا ہونا ممکن ہی نہ ہو مگر وہ اس پر کامل اعتماد کرتے ہوئے اللہ تعالی سے اعراض کرلے جیساکہ قبروں کے پجاری مصیبتوں کے وقت قبروں میں مدفون لوگوں سے مدد مانگتے ہیں، تو یہ ایسا شرک اکبر ہے جس کی وجہ سے انسان ملت اسلامیہ سے خارج ہوجاتا ہے اور اس طرح کے کسی سبب کو اختیار کرنے والے کے بارے میں یہ حکم ہے جو اللہ تعالی نے درج ذیل آیت کریمہ میں بیان فرمایا ہے:

إِنَّهُ مَن يُشرِ‌كْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّ‌مَ اللَّهُ عَلَيهِ الجَنَّةَ وَمَأوىٰهُ النّارُ‌ وَما لِلظّـٰلِمينَ مِن أَنصارٍ‌ ﴿٧٢﴾... سورة المائدة

''جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرے گا، اللہ اس پر بہشت کو حرام کردے گا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔''

دوسری قسم:

کسی صحیح شرعی سبب پر اعتماد کرے لیکن مسبب یعنی اللہ تعالی کی ذات پاک سے غافل ہو۔ یہ بھی شرک ہی کی ایک قسم ہے لیکن اس کے ساتھ انسان ملت اسلامیہ سے خارج نہیں ہوتا کیونکہ اس نے سبب پر بھروسا کیا ہے اور مسبب یعنی اللہ کو بھول گیا ہے۔

تیسری قسم:

سبب پر صرف اتنا اعتماد کرے کہ وہ صرف سبب ہے اور حقیقی بھروسا اللہ تعالی کی ذات پاک پر ہی کرے اور اعتقاد یہ رکھے کہ یہ سبب بھی اللہ تعالی ہی کی طرف سے ہے، وہ چاہے تو اسے رکھے اور اگر چاہے تو اسے ختم کر دے۔ اس سبب کا اللہ تعالی کی مشیت میں کوئی اثر نہیں ہے۔ سبب کے استعمال کا یہ طریقہ اصل کے اعتبار سے توحید کے منافی نہیں ہے نہ کمال کے اعتبار سے۔

شرعی اور صحیح اسباب موجود ہونے کے باوجود انسان کو چاہیے کہ وہ اسباب ہی پر انحصار نہ کرے بلکہ انحصار اللہ تعالی کی ذات گرامی پر کرے، چنانچہ وہ ملازم جس کا کامل اعتماد صرف اپنی تنخواہ پر ہے اور وہ مسبب یعنی ذات باری تعالی سے غافل ہے، تو یہ بھی شرک کی ایک قسم ہے۔ اگر اس کا اعتقاد یہ ہو کہ تنخواہ تو ایک سبب ہے اور مسبب اللہ سبحانہ وتعالی کی ذات پاک ہے، تو یہ توکل کے منافی نہیں ہے کیونکہ اسباب تو رسول اللہ ﷺ بھی اختیار فرمایا کرتے تھے، جب کہ آپ کا حقیقی اعتماد اور بھروسہ صرف مسبب یعنی اللہ عزوجل کی ذات بابرکات پر ہوتا تھا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل : صفحہ66

محدث فتویٰ